پالیسی رپورٹ

مرتب کردہ:

accountabilitylab PAKISTAN

پاکستان میں موسمیاتی تبدیلیوں کے خلاف قوت مدافعت کے لیے کمیونٹی لیڈرشپ کا فروغ

فہرست

جامع خُلاصہ 3

تعارف 4

پاکستان کے موسمیاتی چیلنجز 4

ماحولیاتی ایکشن میں کمیونٹی لیڈرشپ کا کردار 5

نوجوانوں کا کردار 6

تبدیلی کی نمائندہ خواتین 6

کمیونٹی کی زیرِ قیادت موسمیاتی تبدیلیوں کے مقابلے کے کامیاب اقدامات کی چند مثالیں 6

پاکستان میں مقامی سطح پر کیے گئے اقدامات 6

عالمی سطح کے اقدامات 7

پاکستان میں کمیونٹی لیڈرشپ سے متعلق موسمیاتی تبدیلی سے متعلقہ پالیسیوں کا جائزہ 7

پاکستان میں کمیونٹی لیڈرشپ کو فروغ دینے کی حکمت عملی 8

صلاحیت سازی 8

عوامی آگاہی اور مقامی کمیونٹی کی شمولیت 9

وسائل کی تقسیم 9

پالیسی اور ادارہ جاتی سپورٹ 9

حاصلِ بحث 10

جامع خُلاصہ

موسمیاتی تبدیلیاں جو مختلف عوامل کی وجہ سے شدت اختیار کر رہی ہیں، پاکستان کے لیے سنگین ماحولیاتی اور ترقیاتی مسائل پیدا کر رہی ہیں۔ ملک اس وقت موسمیاتی تبدیلیوں سے متعلق چیلنجز سے نمٹ رہا ہے جن میں گلیشئیرز کے تیزی سے پگھلنے، طویل خشک سالی، سیلاب اور گرمی کی شدید لہروں سے لے کر تیزی سے بدلتے موسم شامل ہیں۔ ان مسائل کے پاکستان کی زرعی پیداواری صلاحیت، آبی وسائل اور مجموعی معاشی استحکام پر گہرے اور دوررس اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ جیسے جیسے موسمیاتی تبدیلیوں میں شدت آتی جا رہی ہے، ان مسائل کا خطرہ بڑھنے کا امکان ہے، جس سے لاکھوں لوگوں کی روزی روٹی خطرے میں پڑ جائے گی اور سماجی اور معاشی عدم مساوات مزید گہرے ہو جائے گی۔

موسمی تبدیلیوں کی وجہ سے آنے والی آفات سے سب سے زیادہ متاثر ہونے والی کمیونٹیز کو نہ صرف اپنے ارد گرد فوری نقصان کا سامنا کرنا پڑتا ہے بلکہ طویل مدتی سماجی و اقتصادی اثرات بھی ہوتے ہیں جو ان کی قوتِ مدافعت کو کمزور کرتے ہیں۔ اس چیلنجنگ سیاق و سباق میں، ماحولیاتی تبدیلی سے لاحق کثیر جہتی چیلنجز سے نمٹنے کے لیے کمیونٹی لیڈرشپ کا فروغ اور مضبوطی اہم اجزاء کے طور پر ابھرتی ہے۔ مقامی کمیونٹیز کو ان کی مخصوص ضروریات اور پسماندگیوں کے مطابق حل تیار کرنے اور لاگو کرنے کے لیے بااختیار بنانا موسمی تبدیلیوں کے اثرات کم کرنے اور ان سے ہم آہنگ ہونے کے لیے ضروری ہے۔ تاہم، اس بااختیاریت کو جاری رکھنے کے لیے اسے مالی اور تکنیکی مدد سمیت مضبوط حکومتی مدد کی ضرورت ہے۔

حکومت کی مداخلت خاص طور پر اس بات کو یقینی بنانے میں بہت اہم ہے کہ وسائل کو اس طریقے سے مختص کیا جائے جو مقامی ضروریات کو پورا کرتا ہو، جس سے کمیونٹیز کو اپنے انتہائی ضروری چیلنجوں اور مواقع سے نمٹنے کا موقع مل سکے۔ یہ نقطہ نظر نہ صرف پائیدار حل نکالنے کرنے میں مدد دیتا ہے بلکہ اس بات کو یقینی بنا کر موسمیاتی تبدیلیوں کے خلاف مدافعت کی کوششوں کو مزید موثر بناتا ہے کہ ان کی جڑیں مقامی علم اور تجربے میں ہیں۔ مزید برآں، نچلی سطح پر ملکیت اور ذمہ داری کا احساس پیدا کرنے کے لیے پالیسی سازی میں کمیونٹی رہنماؤں کو شامل کرنا ضروری ہے۔ یہ شمولیت موسمیاتی تبدیلیوں کی ہم آہنگی اور اثرات میں کمی کی حکمت عملیوں کی کامیابی کے لیے بہت ضروری ہے، کیونکہ یہ یقینی بناتی ہے کہ پالیسیاں نہ صرف لاگو ہوں بلکہ سب سے زیادہ متاثر ہونے والوں کی طرف سے قبول کی جائیں۔

پاکستان میں موسمیاتی تبدیلی کے پیچیدہ چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے ایک باہمی تعاون کی ضرورت ہے جو مقامی علم کو وسیع تر پالیسی اہداف سے مربوط کرے۔ کمیونٹی سے چلنے والے اقدامات میں سرمایہ کاری کر کے اور وسائل کی منصفانہ اور مقامی ضروریات کے مطابق تقسیم کو یقینی بنا کر، پاکستان موسمیاتی تبدیلی کے بڑھتے ہوئے اثرات کے خلاف مدافعت پیدا کر سکتا ہے۔ یہ حکمت عملی نہ صرف موسمیاتی تبدیلی کے فوری اور طویل مدتی اثرات کو کم کرے گی بلکہ ملک بھر کی کمیونٹیز کے لیے زیادہ پائیدار اور لچکدار مستقبل کی راہ بھی ہموار کرے گی۔ ان کوششوں کے ذریعے، پاکستان اپنی کمزوریوں کو طاقت میں بدل سکتا ہے، اس بات کی مثال قائم کر سکتا ہے کہ بااختیار کمیونٹیز کس طرح موسمیاتی موافقت اور پائیدار ترقی میں راہنمائی کر سکتی ہیں۔

تعارف:

موسمیاتی تبدیلی دیر پا نتائج کے ساتھ ایک عالمی مسئلہ ہے اور پاکستان اس کے اثرات کا سامنا کرنے والے سب سے زیادہ کمزور ممالک میں سے ایک ہے۔ 2020 کے انفارم رسک انڈیکس کے مطابق، پاکستان آفات کے خطرے کی درجہ بندی کے مطابق 191 ممالک میں 18 ویں نمبر پر ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ پاکستان دنیا بھر میں سب سے زیادہ خطرے والے ممالک میں سے ایک ہے۔ 23 کروڑ سے زیادہ کی آبادی کے ساتھ، پاکستان دنیا کا پانچواں سب سے زیادہ آبادی والا ملک ہے، اور اس نے حالیہ دہائیوں کے دوران شدید موسمی آفات بشمول سیلاب، طوفان اور انتہائی درجہ حرارت کی تعداد اور شدت میں واضح اضافہ دیکھا ہے۔ پاکستان کے جنوبی ساحلی علاقوں کی آب و ہوا بنیادی طور پر خشک ہے جبکہ شمالی بالائی علاقوں میں مون سون اور بحیرہ روم کے اثرات نمایاں ہوتے ہیں۔ 2022 کے تباہ کن سیلاب، جس میں ملک کا ایک تہائی حصہ ڈوب گیا تھا، نے پاکستان کی معیشت اور لاکھوں لوگوں کی زندگیوں پر تباہ کن اثرات مرتب کیے تھے۔

پاکستان کی معیشت موسمیاتی لحاظ سے حساس شعبوں خاص طور پر زراعت پر بہت زیادہ انحصار کرتی ہے، جس کا ملک کی قومی شرح نمو میں حصہ 22 فیصد ہے اور ملک کی کل افرادی قوت کا تقریباً 38 فیصد بلواسطہ یا بلاواسطہ اس شعبے سے وابستہ ہے۔ عالمی بینک کی کنٹری کلائمیٹ اینڈ ڈویلپمنٹ رپورٹ کے مطابق، شدید موسمی آفات، فضائی آلودگی اور ماحولیاتی انحطاط سے پیدا ہونے والے خطرات سے 2050 تک پاکستان کی شرح نمو اور اقتصادی ترقی میں 18 سے 20 فیصد کمی متوقع ہے، جس سے غربت کے خاتمے کی کوششوں میں نمایاں رکاوٹیں پیدا ہونے کا خدشہ ہے۔

اگر ہم درجہ حرارت بڑھنے کی پیشگوئیوں کو دیکھیں تو بھی پاکستان میں 2080 سے 2099 تک اوسط درجہ حرارت میں عالمی درجہ سے زیادہ اضافہ ہونے کا خدشہ ہے۔ اگرچہ خدشہ تو یہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ موسمیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے خشک سالی کے واقعات میں اضافہ ہونے کا خطرہ ہے تاہم پاکستان میں پانی کی دستیابی کے بارے میں معلومات محدود ہیں۔ موسمی آفات کے واقعات کی بڑھتی ہوئی تعداد اور شدت سے خاص طور پر پسماندہ طبقات کے لیے تباہی کے خطرات میں اضافہ متوقع ہے۔ ان طبقات پر موسمیاتی تبدیلی کے براہ راست اثرات کمیونٹی پر مبنی حل اور مقامی موافقت کی حکمت عملیوں کی ضرورت کو اجاگر کرتے ہیں۔ پسماندہ طبقات بشمول خواتین اور بچے جو قدرتی وسائل پر بہت زیادہ انحصار کرتے ہیں، موسمیاتی تبدیلی سے غیر متناسب طور پر متاثر ہوتے ہیں۔ حالیہ برسوں کے واقعات نے خاص طور پر پہاڑی علاقوں میں مقیم کمزور طبقات کی آفات کا مقابلہ کرنے کی سکت کو بڑھانے کے لیے جامع اقدامات کی فوری ضرورت کو اجاگر کیا ہے۔ کمیونٹی کی سطح پر موسمیاتی تبدیلی سے ہم آہنگی او مدافعت پیدا کرنے کے تصورات نمایاں ہو رہے ہیں، اور مقامی آبادی کی مدافعت کو فروغ دینے کے لیے کمیونٹی کی شمولیت اور قیادت ضروری ہے۔ کمیونٹی پر مبنی حل اور مقامی سطح کے اقدامات کو فروغ دینا بہت ضروری ہے، کیونکہ وہ کمیونٹیز کی متنوع موافقت کی ضروریات کے لیے موزوں جوابات پیش کرتے ہیں۔ کوپ-27 میں ماحولیاتی تبدیلیوں سے نمٹنے کے لیے کمیونٹی کی قیادت کی اہمیت کو بھی تسلیم کیا گیا، جہاں گلوبل سنٹر آن اڈاپٹیشن نے ایسی کوششوں کے لیے مقامی کمیونٹی لیڈر شپ کو اڈاپٹیشن چیمپیئن کے خطابات سے نوازا۔

پاکستان کے موسمیاتی چیلنجز:

ورلڈ بینک گروپ کی کنٹری کلائمیٹ اینڈ ڈیولپمنٹ رپورٹ (CCDR) پاکستان میں 2022 کے سیلاب کے تباہ کن اثرات کو اجاگر کرتی ہے، جس کے نتیجے میں 1,700 سے زیادہ اموات ہوئیں اور تقریباً 80 لاکھ افراد بے گھر ہوئے۔ بنیادی ڈھانچے، اثاثوں، فصلوں اور مویشیوں کی نمایاں تباہی کے ساتھ معاشی نقصانات 30 ارب ڈالر سے تجاوز کر گئے۔ پاکستان کی 20 فیصد سے زیادہ آبادی غربت کی لکیر سے نیچے زندگی بسر کر رہی ہے جس میں سے 63 فیصد آبادی دیہی علاقوں میں مقیم ہے اور وہی طبقہ موسمیاتی تبدیلیوں سے زیادہ متاثر ہے اور ان کے لیے کمیونٹی پر مبنی حل کی ضرورت ہے۔ پاکستان کو ماحولیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے لاحق بنیادی خطرات میں سیلاب، انتہائی درجہ گرم یا سرد حرارت، طوفان اور بیماریاں شامل ہیں جو کہ 1980 سے 2020 کے درمیان ملک میں ہونے والی 60 فیصد تباہی کے ذمہ دار ہیں۔

پاکستان کو ماحولیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے لاحق بنیادی خطرات میں سیلاب، انتہائی درجہ گرم یا سرد حرارت، طوفان اور بیماریاں شامل ہیں جو کہ 1980 سے 2020 کے درمیان ملک میں ہونے والی 60 فیصد تباہی کے ذمہ دار ہیں۔

ملک کو لاحق دیگر اہم خطرات میں لینڈ سلائیڈنگ یعنی مٹی کے تودے گرنا اور خشک سالی بھی شامل ہیں۔ 1980 سے 2000 کے درمیان، پاکستان نے 12 مرتبہ سیلاب کا سامنا کیا جبکہ س کے بعد 2001 سے 2020 کے دوران مزید 16 مرتبہ پاکستان میں سیلاب آئے۔ 2008 سے 2022 کے درمیان، پاکستان میں مختلف آفات کے 107 واقعات رپورٹ کیے، جس میں صرف سیلاب سے 2 کروڑ 20 لاکھ سے زائد افراد بے گھر ہوئے۔ عالمی سطح پر کاربن ڈائی آکسائیڈ کے اخراج میں محض 0.30 فیصد سے بھی کم حصہ ڈالنے کے باوجود، پاکستان موسمیاتی تبدیلیوں کے تباہ کن اثرات سے غیر متناسب طور پر دوچار ہے، بار بار شدید موسمی آفات ملکی آمدنی، لوگوں کے گھروں، غذائی قلت اور مجموعی سیکورٹی صورتحال کو خطرے میں ڈال رہی ہیں۔

صورتحال کی سنگینی کا تقاضا ہے کہ پاکستانی حکومت موسمیاتی تبدیلیوں کے منفی اثرات کو کم کرنے کے لیے فوری اور فیصلہ کن اقدام کرے۔ پاکستان عالمی اوسط سے کافی زیادہ اوسط درجہ حرارت کا تجربہ کر رہا ہے، اور خدشہ ہے کہ یہاں 1986 سے 2005 کے بیس لائن درجہ حرات کے مقابلے میں 2090 کی دہائی تک 1.3 ڈگری سینٹی گریڈ سے 4.9 ڈگری سینٹی گریڈ تک اضافہ ہو سکتا ہے۔ پاکستان میں اکثر دنیا کا سب سے زیادہ درجہ حرارت ریکارڈ کیا جاتا ہے، جس میں ماہانہ اوسط تقریباً 27 ڈگری سینٹی گریڈ اور جون میں اوسط درجہ حرارت 36 ڈگری سینٹی گریڈ ہوتا ہے۔

بہت سے علاقوں میں سالانہ اوسط درجہ حرارت 38 ڈگری سینٹی گریڈ سے بھی زیادہ ہوتا ہے، جس کی وجہ سے ملک میں سخت گرمی کی لہریں آتی ہیں جو صحت عامہ کو بری طرح متاثر کرتی ہیں۔ پاکستان نے 1997 سے 2015 کے دوران 126 گرمی کی شدید لہروں کا سامنا کیا جس کی سالانہ اوسط 7 لہریں فی سال بنتی ہے۔ پاکستان میں کسی بھی مقام پر گرمی کی لہر کا موجودہ سالانہ امکان تقریباً 3 فیصد ہے۔ صرف 2015 کی ہیٹ ویوز کے دوران ہیٹ اسٹروک کی وجہ سے 65,000 سے زیادہ لوگ ہسپتال میں داخل ہوئے، جو موسموں کی تبدیلی کے مقابلے میں پاکستانی آبادی کی کمزوری کو نمایاں کرتا ہے۔

پاکستان نے 1997 سے 2015 کے دوران 126 گرمی کی شدید لہروں کا سامنا کیا جس کی سالانہ اوسط 7 لہریں فی سال بنتی ہے۔

ایک متوسط آمدنی والے ملک کے طور پر، پاکستان کی معیشت کا بنیادی انحصار زراعت پر ہے، جس میں خوراک اور غذائی تحفظ کا بہت زیادہ انحصار موسمیاتی لحاظ سے حساس زمین، پانی اور جنگلاتی وسائل پر ہے۔ تقریباً 42 فیصد آبادی آمدنی کے بنیادی ذریعہ کے طور پر زراعت پر انحصار کرتی ہے، اور تقریباً 90 فیصد زرعی اراضی دریائے سندھ اور گلیشیرز سے چلنے والے معاون دریاؤں سے سیراب ہوتی ہے۔ موسمیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے گلیشیئر پگھلنے کی بڑھتی ہوئی شرح نے گلیشیئر لیک آؤٹ برسٹ فلڈز (GLOF) اور مٹی کے تودے گرنے کا خطرہ بڑھا دیا ہے۔ بڑھتا ہوا درجہ حرارت دریائے سندھ کے بہاؤ کو تبدیل کر رہا ہے، موسمی اوقات کار کو تبدیل کر رہا ہے، گلیشیرز کے پگھلنے میں تیزی آرہی ہے، اور بے موسمی بارشوں کا سبب بن رہا ہے- اور اس سب کا نتیجہ زراعت، خوراک کی پیداوار اور انسانی معاش کے بری طرح متاثر ہونے کی صورت میں نکلتا ہے۔ 39 فیصد آبادی پہلے سے ہی غربت میں زندگی بسر کر رہی ہے اور اس میں اضافے کا خدشہ ہے کیونکہ موسمی تبدیلیوں کی وجہ سے آنے والی آفات سے عام آدمی کی روزی روٹی کا نقصان بڑھ رہا ہے۔ شدید گرمی، غذائیت کی کمی، ڈینگی بخار جیسی بیماریوں کا پھیلاؤ، اور پانی سے ہونے والے انفیکشن میں اضافہ جیسے عوامل لوگوں کے کام کرنے اور خود کو صحت مند رکھنے کی صلاحیت کو مزید کمزور کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ، سموگ پاکستان کے صنعتی مشرقی پنجاب کے علاقے، خاص طور پر لاہور میں ایک سنگین مسئلہ ہے، جہاں موسم سرما کے مہینوں میں دھوئیں کی آلودگی پھیلتی ہے۔ جیسا کہ موسم میں تبدیلیاں جاری ہیں، لاکھوں پسماندہ لوگوں کو سنگین چیلنجز کا سامنا کرنا پڑے گا، جن میں شدید گرم اور سرد موسم کے صحت پر اثرات، سماجی تحفظ، معاشی عدم استحکام، نقل و حرکت کے مسائل، پانی کی کمیابی، ثقافتی ورثے کو لاحق خطرات اور دیگر مسائل شامل ہیں۔ عدم مساوات کے عالمی رُجحانات کا موسمیاتی تبدیلی سے گہرا تعلق ہے، اس بحران میں سب سے کم حصہ ڈالنے کے باوجود کمزور کمیونٹیز سب سے زیادہ متاثر ہیں۔ موسمیاتی تبدیلی کے اثرات کے لیے سب سے زیادہ حساس گروہوں میں دیگر ممالک کے مہاجرین، آفات کی وجہ سے اندرون ملک بے گھر ہونے والے افراد اور مذہبی اور نسلی اقلیتوں کے ارکان شامل ہیں، جو اکثر زیادہ خطرے والے علاقوں میں رہتے ہیں اور غیر رسمی کام سے کم آمدنی کی وجہ سے صحت کی دیکھ بھال کے مراکز تک محدود رسائی رکھتے ہیں۔ موسمیاتی تبدیلیوں سے سماجی مسائل جیسے کہ بچپن کی شادیاں، کم عمری میں بچوں کی پیدائش اور گھریلو تشدد میں اضافہ ہونے کا امکان ہے۔ خوراک کی پیداوار میں کمی خاص طور پر خواتین اور بچوں میں غذائی قلت کے خطرے کو بڑھا دے گی۔ موسمیاتی تبدیلی کے اثرات کی شدت میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے، قدرتی آفات اور صحت، غذائی قلت، سماجی اقتصادی استحکام اور ثقافتی شناخت پر ان کے اثرات لاکھوں کمزور لوگوں کے لیے غیر متناسب چیلنجز پیش کر رہے ہیں۔ ان افراد کے مالی، سماجی، اقتصادی، ثقافتی، صنفی، اور جغرافیائی حالات ان کی انصاف، صحت کی دیکھ بھال کے مراکز اور فیصلہ سازی کے عمل تک رسائی کے ساتھ ساتھ ان کی کمزوری میں حصہ ڈالتے ہیں۔ مزید برآں، پاکستان جنگ زدہ افغانستان کے 37 لاکھ سے زیادہ پناہ گزینوں کا بھی میزبان ہے اور موسمیاتی تبدیلی کے جاری اثرات خطے کے پہلے سے ہی شدید مہاجرین کے بحران کو بڑھا رہے ہیں۔

ماحولیاتی ایکشن میں کمیونٹی لیڈرشپ کا کردار:

مُختلف طبقات معاشرے کی بنیاد ہوتے ہیں، اور مقامی ماحول میں قُوتِ مدافعت پیدا کرنے کے لیے ان کی فعال شمولیت ضروری ہے۔ پاکستان میں، جو اپنے متنوع ثقافتی تانے بانے کے لیے جانا جاتا ہے، کمیونٹی کی قیادت کی صلاحیت کو بروئے کار لانا پہلے سے کہیں زیادہ اہم ہے۔ ماحولیاتی تبدیلیوں کے مقابلے کے لیے طبقات کو شامل کرنا منفرد ثقافتی اور علاقائی اختلافات کو مدنظر رکھتے ہوئے مقامی ضروریات کے حل کی تخصیص کے قابل بناتا ہے۔ موسمیاتی تبدیلی پر بین الحکومتی پینل (IPCC) کی تازہ ترین رپورٹ موسمیاتی لچک پیدا کرنے میں علم کی مختلف شکلوں بشمول سائنسی، مقامی اور مقامی علم کو یکجا کرنے کی اہمیت پر زور دیتی ہے۔ موسمیاتی تبدیلیوں کے مالیاتی طرزِ عمل میں اختراعات پسماندہ طبقات اور افراد کو جدید پالیسی، تکنیکی اور مالی مدد تک رسائی فراہم کر سکتا ہے، جس کے نتیجے میں ایسے ترقیاتی نتائج برآمد ہوتے ہیں جو کامیاب اور مقامی طور پر متعلقہ ہوتے ہیں۔ طبقات ایسا منفرد نقطہ نظر، مہارت اور علم لاتے ہیں جو قُوتِ مدافعت کو بہتر بنانے اور موسمیاتی تبدیلیوں کا مقابلہ کرنے کے چیلنجز سے نمٹنے کے لیے اہم ہیں۔ یہ ضروری ہے کہ طبقات قوت پیدا کرنے کے اقدامات میں قیادت سنبھالیں، نہ صرف مستفید ہونے والوں کے طور پر بلکہ رہنما اور فیصلہ ساز کے طور پر فعال طور ان سرگرمیوں میں حصہ لیں جن کا مقصد موسمیاتی تبدیلیوں کے مقابلے کے لیے طبقات کو آگاہی فراہم کرنا اور ان کی مدد کرنا ہو۔ کمیونٹی لیڈرز کے پاس اہداف طے کرنے، امدادی سرگرمی کو اپنانے اور اپنے طبقے کی مخصوص ضروریات کو پورا کرنے والے سرمایہ کاری کے پروگراموں کو ڈیزائن اور منظم کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ مقامی علم جو کمیونٹیز کے پاس ہوتا ہے وہ ترقیاتی کوششوں کی کارکردگی اور پائیداری کو نمایاں طور پر بڑھاتا ہے۔

کمیونٹی کی قیادت پاکستان کی مقامی کمیونٹیز کے اندر ملکیت اور بااختیار ہونے کے احساس کو فروغ دیتی ہے۔ کمیونٹی کے نمائندوں کی فعال مشغولیت کے ذریعے، کمیونٹیز کو اپنے مستقبل کی ذمہ داری لینے کا اختیار دیا جاتا ہے۔ یہ قیادت کمیونٹی کی جغرافیائی، سماجی، اور ثقافتی ضروریات کے قابل قبول حل سے اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ مسائل کو حل کرنے کے طریقے کمیونٹی کے لیے مخصوص ہوں۔ پاکستان جیسے متنوع معاشرے میں، سماجی ہم آہنگی کو اشتراک کے ذریعے مضبوط کیا جا سکتا ہے، جو کہ موثر موسمیاتی کارروائی کے لیے اہم ہے۔ مقامی کمیونٹیز کی قیادت میں منصوبوں کو مؤثر طریقے سے نافذ کرنے، مقامی حالات کے مطابق ڈھالنے، اور انتظامی رکاوٹوں کو دور کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے، جس سے مقامی اقدامات کی کامیابی کو یقینی بنایا جا سکتا ہے۔ موسمیاتی تبدیلیوں کے مقابلے میں قوت مدافعت رکھنے والے طبقات کی قیادت علاقائی تفاوتوں اور پاکستان کے متنوع مناظر میں ثقافتی تغیرات کا حل تیار کر سکتی ہیں۔ ان کی وسیع مقامی مہارت کارکردگی اور پائیداری دونوں کو بڑھا کر ترقیاتی اقدامات میں اضافہ کر سکتی ہے۔

نوجوانوں کا کردار

موسمیاتی تبدیلیاں پاکستان کے لیے ایک اہم خطرہ ہیں تاہم یہ نوجوانوں کو متحد ہو کر ان کا مقابلہ کرنے کا ایک موقع بھی ہیں۔ پاکستان کی تقریباً 64 فیصد آبادی تیس سال سے کم عمر افراد پر مشتمل ہے، یہ آبادی موسمیاتی تبدیلیوں کا مقابلہ کرنے کی بے پناہ صلاحیت رکھتی ہے۔ نوجوان مختلف ذرائع سے موسمیاتی تبدیلیوں سے ہم آہنگ ہونے اور اس کے اثرات کی کمی کی کوششوں جیسا کہ کمیونٹی کو متحرک کرنا، بیداری پیدا کرنا، ماحول دوست پالیسیوں کو اپنانا اور اختراعی حل کو فروغ دینا، میں موثر طریقے سے حصہ لے سکتے ہیں۔

پاکستان کے نوجوانوں میں اپنے طبقات میں قائدانہ کردار ادا کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔ اگرچہ بہت سے نوجوان پہلے ہی نچلی سطح پر کیے جانے والے اقدامات کا حصہ بنتے ہیں تاہم ان کوششوں کو تیز تر کرنے کی ضرورت ہے۔ پاکستان کو کل کے موسمیاتی تبدیلیوں کے لیڈرز تیار کرنے کے لیے اپنے نوجوانوں کی صلاحیت کو بڑھانے میں سرمایہ کاری کرنی چاہیے۔ موسمیاتی تبدیلیوں کے اثرات کے مقابلے کے سلسلے میں پاکستان کے لیے باٹم اپ اپروچ یعنی نیچے سے اوپر اقدامات خاص طور پر اہم ہیں، کیونکہ اوپر سے نیچے کے اقدامات اکثر غیر موثر ثابت ہوئے ہیں۔ نوجوانوں کی زیر قیادت طریقہ کار کے کامیاب ہونے کا زیادہ امکان ہوتا ہے کیونکہ وہ اپنے طبقات کی مخصوص ضروریات سے زیادہ بہتر طور پر آگاہ ہوتے ہیں۔

مختلف شعبوں میں نوجوانوں کے درمیان بین الضابطہ تعاون موسمیاتی تبدیلی سے نمٹنے کے لیے کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔ ایک جامع اور کثیر الشعبہ حکمت عملی، جس میں سول سوسائٹی، صنعت اور حکومت شامل ہو، نوجوان ان شعبوں کے باہمی اشتراک سے تعاون کو آسان بنانے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ مزید برآں، نوجوان لوگ علم اور تجربات کا تبادلہ کر کے موسمیاتی تبدیلیوں کے خلاف جنگ میں بین الاقوامی تعاون کو فروغ دینے میں اپنا حصہ ڈال سکتے ہیں۔ پاکستان کے نوجوانوں کو موسمیاتی تبدیلیوں کے مقابلے کے لیے کمیونٹی پر مبنی حل کی وکالت اور ان پر عمل درآمد کرتے ہوئے موسمیاتی کارروائی کی قیادت کرنی چاہیے۔

تبدیلی کی نمائندہ خواتین:

پاکستان موسمیاتی تبدیلیوں کے اثرات کے لیے سب سے زیادہ خطرے سے دوچار ممالک میں سے ایک ہے، جس کے اہم کراس سیکشنل اثرات ہیں جو مردوں کے مقابلے خواتین کو غیر متناسب طور پر متاثر کرتے ہیں۔ خواتین ملک کی تقریباً 50 فیصد آبادی پر مشتمل ہیں اور مقامی قدرتی وسائل کے بارے میں وسیع علم رکھتی ہیں، اس کے باوجود انہیں اکثر موسمیاتی تبدیلیوں کے اثرات کے مقابلے سے متعلق فیصلہ سازی کے عمل سے باہر رکھا جاتا ہے۔ اگرچہ بعض معاملات میں پیش رفت ہوئی ہے تاہم مزید خواتین کو قیادت سازی کے کردار کے لیے سامنے لانے کے لیے ابھی بھی بہت کام کرنا باقی ہے۔

حکومت کو صنفی مساوات کے بنیادی اصول کو اپناتے ہوئے خواتین کو مقامی اور قومی سطح پر پالیسی سازی کے عمل میں شامل خواتین کے لیے جامع پالیسی ڈسکورس، صلاحیت سازی اور پائلٹ اقدامات کو فروغ دینا چاہیے۔ وزارت موسمیاتی تبدیلی، حکومت پاکستان نے، گرین کلائمیٹ فنڈ کی مالی مدد سے، موسمیاتی تبدیلی صنفی ایکشن پلان (ccGAP) شروع کیا ہے۔ اس منصوبے کا مقصد پاکستان میں موسمیاتی تبدیلی کے مباحثوں اور اقدامات میں صنفی مساوات کو یقینی بنانا اور خواتین کو بااختیار بنانا ہے۔

محض بات چیت کی حد تک شمولیت کے علاوہ بھی یہ ضروری ہے کہ خواتین مقامی، ثقافتی، اور صنفی سیاق و سباق کی گہری سمجھ کے پیش نظر اپنے علاقوں میں کمیونٹی پر مبنی کوششوں کی قیادت کریں۔ خواتین کی زیر قیادت نچلی سطح کے اقدامات مقامی خواتین کی ماحولیاتی تبدیلی کی وجہ سے آنے والی قدرتی آفات کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

کمیونٹی کی زیر قیادت موسمیاتی تبدیلیوں کے مقابلے کے کامیاب اقدامات کی چند مثالیں

پاکستان میں مقامی سطح پر کیے گئے اقدامات:

وادی چترال کے چھوٹے ہائیڈرو پاور پلانٹس:

وادی چترال میں دیہی برادریوں نے کامیابی سے چھوٹے ہائیڈرو پاور پلانٹس تیار کر کے چلائے اور اب وہ بجلی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے نئے پلانٹس لگانے میں دیگر کمیونٹیز کی مدد کر رہے ہیں۔ بڑے سرمایہ کاروں نے وادی چترال کو گرڈ کنکشن نہ ہونے کی وجہ سے ہمیشہ نظر انداز کیا۔ تاہم، مقامی آبادی آغا خان رورل سپورٹ پروگرام (AKRSP) کے تعاون سے کئی دہائیوں سے پن بجلی پیدا کر رہی ہے۔ ان کوششوں کی کامیابی کو تسلیم کرتے ہوئے، خیبر پختونخوا حکومت نے کمیونٹی کو وادی میں 50 سے زائد مائیکرو ہائیڈرو پاور پلانٹس لگانے کی ذمہ داری سونپی ہے۔ مقامی کمیونٹیز ان پلانٹس سے گھروں، تعلیمی اداروں، تجارتی علاقوں اور سرکاری دفاتر بشمول پولیس اسٹیشنوں اور چترال فورس کی چھاؤنیوں کو بجلی کی فراہمی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

گلگت بلتستان کے مربوط آبپاشی کے نظام اور ہائیڈروپاور پلانٹس:

گلگت بلتستان کی کمیونٹیز نے مقامی توانائی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے آبپاشی کے مربوط نظام اور کمیونٹی کے زیرانتظام ہائیڈروپاور پلانٹس قائم کیے ہیں۔ گلگت بلتستان کا خطہ، جسے پاکستان کے لیے "واٹر بینک" کہا جاتا ہے، گلوبل وارمنگ کی زد میں ہے۔ برف اور گلیشیئرز بشمول گلیشیر لیک آؤٹ برسٹ فلڈز (GLOF)، کے تیزی سے پگھلنے کی وجہ سے موسم گرما میں اکثر سیلاب آتے ہیں،، جو کمیونٹی کی طرف سے بنائے گئے مِنی ہائیڈروپاور پلانٹس کو متاثر کرتے ہیں۔ موسمِ سرما اور موسمِ گرما میں سبزیوں اور پلاسٹک کی تھیلیوں میں لگائی گئی مہنگی سبزیوں کو پانی دینے کے لیے بجلی کی ضرورت پڑتی ہے اور یہ پانی اونچی چوٹیوں پر پانی کی قلت دور کرنے کا باعث بنتا ہے۔ خطے میں سستی بجلی کی فراہمی کے لیے ہائیڈروپاور پلانٹس اہم ضرورت تھی جس کا حل کمیونٹی نے مل کر نکالا۔ ناہموار علاقوں میں الگ تھلگ آبپاشی اسکیموں کے لیے گرڈ سسٹم تیار کرنا غیر ضروری سمجھا گیا اور اس کے بجائے، مربوط آبپاشی اور مائیکرو ہائیڈروپاور سسٹمز بنائے گئے۔ جگلوٹ میں ماؤنٹین ایگریکلچر ریسرچ سینٹر (MARC)، ٹراؤٹ فارمنگ اسٹیشن میں، ٹراؤٹ کی پیداوار بڑھانے اور پن بجلی پیدا کرنے کے لیے پانی کا منصوبہ بنایا گیا جو ہائیڈروپاور سسٹم اسٹیشن کے لیے درکار تمام بجلی بشمول انکیوبیٹر اور لیب کا سامان، فراہم کرتا ہے۔ یہ تکنیک گلگت بلتستان کی کمیونٹیز کے لیے کافی آسان ہے، خاص طور پر جب آبپاشی اور پن بجلی کی چھوٹی کوششوں کے ساتھ مل کر انتظام کیا جائے۔

عالمی سطح کے اقدامات:

سری لنکا: سیلاب میں کمی کے لیے قدرتی حل:

سری لنکا شدید موسمی تبدیلیوں کی وجہ سے تیزی سے متاثر ہوا ہے، جس کے نتیجے میں اسے بار بار سیلاب اور اہم معاشی اور سماجی نقصانات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ حال ہی میں سری لنکا نے موسمیاتی آفات کے خطرات کو کم کرنے کے مقصد سے سیلاب سے نمٹنے کے فطرت پر مبنی حل کا طریقہ کار اختیار کیا ہے۔ یہ "ایکشن انیشیٹیو" ڈیزاسٹر مینجمنٹ سینٹر، مے فیلڈ ٹی اسٹیٹ، ورلڈ ویژن، مقامی حکومت اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ کمیٹیوں کے تعاون سے، ہیٹن، سری لنکا میں سیلاب سے بچاؤ اور روک تھام فراہم کرنے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ اس اقدام میں مقامی ڈیزاسٹر رسک ریڈکشن (DRR) منصوبہ تیار کرنے پر توجہ مرکوز کی گئی ہے، جس میں سیلاب اور لینڈ سلائیڈنگ سے بچانے کے لیے نکاسی آب، دریا کی بحالی اور ماحول دوست بنیادی ڈھانچے کو بہتر بنانا شامل ہے۔

سیلاب کے اثرات کم کرنے کے لیے قدرتی حل کو نافذ کرنے میں مقامی کمیونٹیز اور اسٹیک ہولڈرز کی فعال شرکت شامل ہے جو مؤثر سیلاب کنٹرول فراہم کرتے ہوئے اضافی فوائد جیسے پانی کے معیار میں بہتری، حیاتیاتی تنوع میں اضافہ، اور معاش کی لچک میں اضافہ، فراہم کرتے ہیں۔ یہ کوششیں نہ صرف موسمیاتی تبدیلیوں سے متعلقہ خطرات کا فوری حل کرتی ہیں بلکہ پائیدار اور ماحول دوست طریقوں کو بھی فروغ دیتی ہیں جو مقامی حیاتیاتی تنوع کی حفاظت کرتی ہیں اور ماحولیاتی نظام کی خدمات کو بڑھاتی ہیں۔ ان طریقوں کو سیلاب پر قابو پانے کے پروگراموں میں ضم کر کے، سری لنکا کی کمیونٹیز موسمیاتی تبدیلیوں سے متعلقہ خطرات کے لیے اپنی قوتِ مدافعت کو بڑھا سکتی ہیں اور ایسے طرز عمل کی حوصلہ افزائی کر سکتی ہیں جو طویل مدتی موسمیاتی تبدیلی کے اثرات کم کرنے میں معاون ہوں۔

جنوبی افریقہ: لوکل گورنمنٹ کلائمیٹ چینج سپورٹ پروگرام:

جنوبی افریقہ کے شہر اور قصبے کاربن ڈائی آکسائیڈ کے اخراج کو کم کرنے اور کم کاربن، آب و ہوا کے لیے لچکدار معیشت تیار کرنے کے لیے ملک میں دیگر سطح پر ہونے والی کوششوں میں سب سے آگے ہیں۔ مقامی حکومتوں کے اہم کردار کو تسلیم کرتے ہوئے، قومی حکومت نے لوکل گورنمنٹ کلائمیٹ چینج سپورٹ پروگرام (LGCCSP) کا آغاز کیا، جس کا مقصد جامع صلاحیت سازی کا اقدام جس کا مقصد صوبوں اور میونسپلٹیوں کی موسمیاتی تبدیلی سے مؤثر طریقے سے نمٹنے کی صلاحیت کو بڑھانا تھا۔ جنوبی افریقہ کے محکمہ ماحولیات، جنگلات اور ماہی پروری (DEFF) کی قیادت میں، اس باہمی تعاون پر مبنی اقدام میں مختلف اسٹیک ہولڈرز شامل ہیں۔

حکومتی کے اہم کردار کو مدنظر رکھتے ہوئے جنوبی افریقہ کی قومی حکومت نے لوکل گورنمنٹ کلائمیٹ چینج پروگرام کا اغاز کیا جو موسمیاتی تبدیلیوں کا مقابلہ کرنے کے لیے صوبوں اور شہروں جامع صلاحیت فراہم کرتا ہے۔ جنوبی افریقہ کے ماحول، جنگلات اور مچھلی بانی کے محکموں کے اشتراک سے چلنے والا یہ پروگرام مختلف سٹیک ہولڈرز کو ایک پلیٹ فارم سے موسمیاتی تبدیلیوں کے مقابلے کا موقع فراہم کرتا ہے اور دیگر خطوں کے لیے ایک رول ماڈل ہے۔

پاکستان میں کمیونٹی لیڈرشپ سے متعلق موسمیاتی تبدیلی سے متعلقہ پالیسیوں کا جائزہ

موسمیاتی تبدیلیوں سے ہم آہنگی کا منصوبہ 2023:

نیشنل اڈاپٹیشن پلان (NAP) 2023 مقامی حل کی اہمیت اور کمیونٹی کی سطح پر صلاحیت سازی کی ضرورت پر زور دیتا ہے۔ یہ کمیونٹیز کو موسمیاتی ڈیزاسٹر مینجمنٹ سے متعلق علم اور تربیت سے آراستہ کرنے کی ضرورت کو واضح کرتے ہوئے موسمیاتی تبدیلی اور آفات سے متعلق امدادی کارروائیوں کے بارے میں بیداری بڑھانے میں مقامی رہنماؤں، صحت کے پیشہ ور افراد، اساتذہ اور کمیونٹی رضاکاروں کے کردار پر زور دیتا ہے۔ تاہم، اس منصوبے کے صلاحیت سازی کے اقدامات بڑے پیمانے پر آفات کے بعد کے منظر ناموں میں کمیونٹی کی قوتِ مدافعت کو بڑھانے پر مرکوز ہیں، بجائے اس کے کہ آفات سے پہلے کی موافقت کی کوششوں میں کمیونٹی کی قیادت کو فروغ دیا جائے۔ یہ منصوبہ کمیونٹی کے نمائندوں کی مصروفیت کے ذریعے مقامی طور پر تیار کردہ حل تیار کرنے کی اہمیت کو تسلیم کرتا ہے لیکن کمیونٹی کی زیر قیادت اقدامات کی فعال طور پر حمایت کرنے میں کم ہے۔

قومی موسمیاتی تبدیلی پالیسی 2021:

قومی موسمیاتی تبدیلی پالیسی (NCCP) 2021 میں مختلف شعبوں میں خطرات کا خاکہ پیش کیا گیا ہے۔ یہ بین الاقوامی تعاون، ٹیکنالوجی کی منتقلی، ادارہ جاتی ترقی، صلاحیت سازی اور آفات سے نمٹنے کی تیاری کے لیے اقدامات تجویز کرتا ہے۔ یہ پالیسی ڈیزاسٹر رسک مینجمنٹ (DRM) کی سرگرمیوں کو فروغ دینے میں کمیونٹی گروپس کی مدد کرنے کے لیے ضلعی اور تحصیل حکام کی صلاحیت کو بڑھانے پر زور دیتی ہے۔ اس میں آفات کی صورت میں بچاؤ کے اقدامات پر توجہ مرکوز کرنے والی نئی کمیونٹی تنظیموں کے قیام کا بھی مطالبہ کیا گیا ہے، تاکہ موسمیاتی تبدیلی کے موافقت کے لیے بہترین طریقوں کو اپنایا جا سکے۔

قومی موسمیاتی پالیسی 2021 مالیاتی انتظام، وسائل کو متحرک کرنے، اور سماجی تعامل جیسے شعبوں میں کمیونٹی تنظیموں کے رہنماؤں کی مہارت کو مضبوط کرنے کی ضرورت پر زور دیتی ہے۔ یہ کمیونٹی پر مبنی تنظیموں (CBOs) کو متعلقہ مقامی ایجنسیوں کے ساتھ جوڑنے کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے تاکہ آفات کے مقابلے کی تیاری کو بڑھایا جا سکے۔ مزید برآں، پالیسی موسمیاتی تبدیلی کی صنفی جہت کو بھی تسلیم کرتی ہے، اس میں تسلیم کیا گیا ہے کہ خواتین اور پسماندہ کمیونٹیز غیر متناسب طور پر متاثر ہیں اور ان کے پاس ان تبدیلیوں سے ہم آہنگ ہونے کے لیے وسائل کم ہیں۔ پالیسی میں صنفی لحاظ سے حساس موافقت کے اقدامات کا مطالبہ کیا گیا ہے اور ماحولیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے زراعت میں شامل دیہی خواتین پر بڑھتے ہوئے بوجھ کو تسلیم کیا گیا ہے۔

تاہم، پاکستان میں موسمیاتی تبدیلیوں سے متعلق دیگر پالیسیوں کی طرح، قومی پالیسی برائے موسمیاتی تبدیلی میں بھی بنیادی طور پر آفات کے بعد کی امداد اور بحالی پر توجہ مرکوز کی گئی ہے، اور آفات سے قبل قوت مدافعت پیدا کرنے کے اقدامات پر زیادہ زور نہیں دیا گیا۔ ایسی پالیسیوں کی اشد ضرورت ہے جو ماحولیاتی تبدیلی کے چیلنجوں کے لیے فعال، کمیونٹی کی قیادت میں حل کو فروغ دیں۔

پاکستان میں کمیونٹی لیڈرشپ کو فروغ دینے کی حکمت عملی

موسمیاتی تبدیلیوں کے اثرات میں کمی اور ان سے ہم آہنگی کے لیے متعدد سطحوں پر مقامی کمیونٹیز فوکل پوائنٹس کے طور پر کام کرتی ہیں۔ کمیونٹی کی قیادت حکومتوں اور کمیونٹیز کے درمیان معلومات کے تبادلے کو برقرار رکھنے، تجربات، سیکھنے، اور پائیدار طریقوں کی ترقی کے مواقع کو فروغ دینے کے لیے اہم ہے۔ جدید اور سیاق وسباق کے مطابق ہم آہنگی کی حکمت عملی بنانے کے لیے نیچے سے اوپر کے نقطہ نظر ضروری ہیں۔

موسمیاتی تبدیلیوں سے نمٹنے کے لیے مقامی کمیونٹیز کو قائدانہ کرداروں میں شامل کرنا پاکستان کے منفرد ثقافتی، سماجی اور ماحولیاتی سیاق وسباق کے مطابق حل کی مشترکہ تخلیق اور نفاذ کی میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ کمیونٹی لیڈرشپ کو فروغ دے کر، پاکستان کمیونٹیز کے پاس موجود وسیع مقامی علم اور مہارت کو بروئے کار لا سکتا ہے، جس سے موسمیاتی تبدیلیوں سے نمٹنے کے زیادہ موثر اور پائیدار اقدامات کیے جا سکتے ہیں جو لوگوں کی ضروریات اور خواہشات کے مطابق ہوں۔

صلاحیت سازی

موسمیاتی تبدیلی پر اقوام متحدہ کا فریم ورک کنونشن "تعلیم، تربیت، عوامی بیداری، عوامی شرکت، اور معلومات تک عوام کی رسائی" کی اہمیت کو واضح کرتا ہے جو کہ موسمیاتی تبدیلی کے اثرات سے ہم آہنگی اور انہیں کم کرنے کے لیے ضروری عناصر سمجھے جاتے ہیں۔ موسمیاتی تبدیلی کے اسباب اور نتائج کے بارے میں عوامی معلومات کو بڑھانا شہریوں کو موسمیاتی تبدیلیوں سے متعلق چیلنجوں کے سے نمٹنے کی ترغیب دینے کے لیے ایک اہم حکمت عملی ہے۔ چونکہ پاکستان موسمیاتی تبدیلیوں کے اثرات کا سامنا کرنے والے صفِ اول کے ممالک میں سے ہے، حکومت کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ موسمیاتی تعلیم اور معلومات تک وسیع پیمانے پر رسائی کو یقینی بنائے۔ اس ہدف کے حصول کے لیے، موسمیاتی تبدیلیوں کو پرائمری، سیکنڈری اور ہائیر سیکنڈری کی سطح پر نصاب میں شامل کیا جانا چاہیے، اس کے ساتھ تدریسی مواد میں تبدیلی اور اساتذہ کی تربیت بھی شامل ہے۔

اس سلسلے میں امریکہ اپنے وفاقی اداروں، جیسا کہ ماحولیاتی تحفظ ایجنسی (EPA) اور نیشنل اوشینک اینڈ ایٹموسفیرک ایڈمنسٹریشن (NOAA) کے ذریعے ایک ماڈل فراہم کرتا ہے، جنہوں نے ماحولیاتی تعلیم کو آگے بڑھانے اور اساتذہ کی تربیت کے پروگرام نافذ کیے ہیں۔ ماحولیاتی تحفظ ایجنسی کے اقدامات ماحولیاتی موضوعات کو پڑھانے میں اساتذہ کی مدد کرتے ہیں، سرٹیفیکیشن اور ایکریڈیٹیشن کے لیے معیارات قائم کرتے ہیں، اور تعلیمی وسائل تک رسائی کو آسان بناتے ہیں۔ اسی طرح، پاکستان میں وفاقی نظامت تعلیم نے اسلام آباد کے سرکاری اسکولوں میں موسمیاتی تبدیلی سے متعلق سکھانے کے سیشنز شروع کیے ہیں، لیکن اس طرح کی کوششوں کو بڑھانے کی ضرورت ہے، خاص طور پر ان کمیونٹیز اور علاقوں میں جو موسمیاتی تبدیلی کے اثرات سے سب سے زیادہ خطرے میں ہیں۔

نچلی سطح پر قوت مدافعت بڑھانے کے لیے، کمیونٹی کے رہنماؤں اور نوجوانوں کو تربیت دی جانی چاہیے، خاص طور پر ایسے پروگراموں کے ساتھ، جن کا مقصد کمیونٹی پر مبنی حل کو آگے بڑھانے کے لیے ان کی صلاحیت کو بڑھانا ہے۔ غیر سرکاری تنظیموں (این جی اوز) اور سول سوسائٹی کے اتحاد کو اسٹیک ہولڈرز اور حکومت کے ساتھ اشتراک کرنا چاہیے تاکہ کمیونٹی لیڈروں کی قائدانہ صلاحیتوں کو تقویت ملے۔ یہ تنظیمیں کمیونٹیز کو تکنیکی معاملات پر رہنمائی فراہم کرنے میں بھی اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔

عوامی آگاہی اور مقامی کمیونٹی کی شمولیت

حکومتوں اور کمیونٹیز کے درمیان موسمیاتی تبدیلیوں کے مسائل سے نمٹنے کے لیے معلومات کے مؤثر تبادلے کے لیے کمیونٹی کی شمولیت کلیدی حیثیت رکھتی ہے۔ حکومت پاکستان کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ کمیونٹیز میں قوت مدافعت کے بارے میں آگاہی کے لیے موثر چینلز قائم کرے۔ عوام اور حکومت کے درمیان اعتماد پیدا کرنا اس بات کو یقینی بنانے کے لیے ضروری ہے کہ باہم معلومات کا تبادلہ ہو اور ان پر عمل کیا جائے۔ ماحولیاتی تبدیلیوں کے اثرات اور ان میں کمی کے لیے دستیاب حکمت عملیوں کے بارے میں کمیونٹیز کو باخبر رکھنے کے لیے آگاہی مہمات ضروری ہیں۔ اگرچہ کمیونٹیز بنیادی وجوہات کو پوری طرح نہیں سمجھ سکتیں یا ان تبدیلیوں کے طویل مدتی اثرات کا اندازہ نہیں لگا سکتیں تاہم وہ اکثر اپنے ماحول میں موسمیاتی تبدیلیوں سے واقف ہوتے ہیں۔ ماہرینِ تعلیم دستیاب علم کو کمیونٹی پر مبنی موافقت کے اقدامات میں ضم کر کے اس فرق کو پر کر سکتے ہیں۔

اچھی طرح سے باخبر کمیونٹیز مقامی سطح پر ہونے والے اثرات کا اندازہ لگانے کے لیے بہتر طریقے سے لیس ہوتے ہیں، اور معلومات کا بروقت پھیلاؤ عوامی سرمایہ کاری پر اشرافیہ کی گرفت کے خطرے کو کم کر سکتا ہے۔ طبقات کی نچلی سطح پر ماحولیاتی نقطہ نظر اور سماجی نیٹ ورکس کو مضبوط بنانے، ماحولیاتی اور سائنسی علم کو پھیلانے میں سہولت فراہم کرنے اور تحفظ کے اقدامات کے لیے وسیع تر حمایت حاصل کرنے کے لیے کمیونٹی کی شمولیت اور قیادت ضروری ہے۔ اس تناظر میں، عوامی بیداری کی مہموں میں مقامی کمیونٹی لیڈروں کو شامل کرنا بہت ضروری ہے، کیونکہ وہ اپنی کمیونٹیز میں ان اقدامات کو نافذ کرنے کے لیے بہترین پوزیشن میں ہوتے ہیں۔

کمیونٹیز کو موسمیاتی تبدیلی کے اثرات کے مطابق ڈھالنے کے لیے تخفیف کی حکمت عملیوں کو ڈیزائن کرنے میں براہ راست شامل ہونا چاہیے۔ ورکشاپس، سیمینارز اور انٹرایکٹو پلیٹ فارمز کے ذریعے عوامی شرکت کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے، جس میں کمیونٹی لیڈروں کی رائے کی قدر کرنے پر زور دیا جائے۔ اس طرح کے اقدامات نہ صرف مقامی حل کے تکنیکی اور پائیداری سے متعلق پہلوؤں کے بارے میں ان کی سمجھ میں اضافہ کرے گی بلکہ انہیں کمیونٹی پر مبنی اس حل کو زیادہ مؤثر طریقے سے نافذ کرنے کے لیے بھی بااختیار بنائے گی۔

وسائل کی تقسیم

تعلیمی اور مالی وسائل تک رسائی کمیونٹی پر مبنی حل کی کامیابی کی بنیاد ہے۔ کمیونٹیز کے لیے فیصلہ سازی کے عمل میں فعال طور پر حصہ لینے کے قابل بنانے والے حالات پیدا کرنے سے نتائج پر ملکیت اور کنٹرول کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ شراکتی بجٹ اور منصوبہ بندی، جو گزشتہ تین دہائیوں میں تیار ہوئی ہے، حکومتوں اور کمیونٹیز کو وسائل کی تقسیم اور منصوبہ بندی کی ترجیحات کا باہمی تعاون سے تعین کرنے کے لیے ایک فریم ورک فراہم کرتی ہے۔ یہ نقطہ نظر، جو 1989 میں پورٹو الیگری، برازیل میں شروع ہوا، اس کے بعد سے دنیا بھر میں شہری اداروں نے اپنایا ہے اور خاص طور پر مقامی سطح پر موسمیاتی تبدیلیوں سے نمٹنے کے لیے موزوں ہے۔

شراکتی بجٹ سازی کمیونٹیوں کو مالیاتی فیصلہ سازی کے عمل میں شامل کر کے موسمیاتی تبدیلیوں کے مقابلے میں مدافعت پر حکومتی کوششوں پر اثر انداز ہونے کا اختیار دیتی ہے۔ مثال کے طور پر، میٹز، فرانس میں، کمیونٹی گروپس نے موسمیاتی تبدیلیوں کے مسائل سے نمٹنے کے لیے کیے جانے والے اقدامات شروع کرنے کے لیے شراکتی بجٹ کا کامیابی سے استعمال کیا۔ یہ نقطہ نظر ایسے موثر مقامی اقدامات بڑھانے میں مدد دیتا ہے جو خطرے اور پسماندگی کے بارے میں کمیونٹی کے مخصوص تصورات کی عکاسی کرتے ہیں، اس طرح موثر اور پائیدار مداخلتوں کی تخلیق کو فروغ ملتا ہے۔

شراکتی بجٹ کے علاوہ، موسمی تبدیلیوں کے خلاف مدافعت کے منصوبوں کے لیے مالی معاونت، سبسڈیز اور کم سود والے قرضوں کی تقسیم کو مقامی ضروریات کی بنیاد پر ترجیح دی جانی چاہیے۔ حکومت کو کمیونٹی کی زیر قیادت منصوبوں کے لیے ان وسائل تک رسائی کی، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ مقامی اقدامات کی حمایت کے لیے تکنیکی اور مالی امداد آسانی سے دستیاب ہو، سہولت بھی فراہم کرنی چاہیے۔

پالیسی اور ادارہ جاتی سپورٹ

ماحولیاتی تبدیلیوں سے نمٹنے والی پالیسیوں میں عام لوگوں اور متعلقہ حلقوں کے نقطہ نظر کو شامل کرنا ضروری ہے۔ مقامی پالیسیوں اور پروگراموں کو ماحولیاتی جدت طرازی کی قیادت کرنی چاہیے، جس میں کمیونٹی کی قیادت نظامی اصلاحات کو آگے بڑھائے۔ پالیسی فریم ورک کو اخلاقی اور پائیدار اصولوں پر مبنی ثقافت کو فروغ دینے پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے ڈیزائن کیا جانا چاہیے۔ حکومتوں کو چاہیے کہ وہ مقامی علم کو اپنے موافقت کے پروگراموں اور پالیسیوں میں ضم کریں، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ افراد، کمیونٹیز اور بین الاقوامی تنظیموں کے درمیان مواصلاتی ذرائع مضبوط اور موثر ہوں۔ منصوبہ بندی کے عمل میں مقامی معلومات کو شامل کرنا کلیدی مقامی نمائندوں کی شناخت کو یقینی بناتا ہے جنہیں وسیع تر کمیونٹی سپورٹ حاصل کرنے کے لیے متحرک ہونے کی ضرورت ہے۔ منصوبہ بندی اور عمل درآمد کے تمام مراحل پر اسٹیک ہولڈرز کو شامل کرنا انفرادی اور اجتماعی طور پر اقدامات کی ملکیت کو فروغ دیتا ہے، بحالی کے اقدامات کے دوران مقامی سطح پر مزاحمت کو کم کرتا ہے، اور مطلوبہ نتائج کے حصول کے امکانات کو بڑھاتا ہے۔ کمیونٹی کی آراء خاص طور پر ایسے حل تیار کرنے میں اہم ہیں جو معاش کے تحفظ کو ترجیح دیتے ہیں، جائیداد کے نُقصان کے خطرات کو کم کرتے ہیں، اور کمیونٹی کی ثقافتی اقدار کو برقرار رکھتے ہیں۔

تاہم، حقیقی کمیونٹی کی شمولیت کے لیے صرف معلومات پھیلانے تک ہی محدود نہیں رہنا چاہیے۔ بلکہ کمیونٹی کی ہر سطح پر شمولیت ضروری ہے۔ جہاں کمیونٹیز موسمیاتی تبدیلی سے لاحق خطرات سے پوری طرح آگاہ ہیں اور اس کے اثرات میں کمی اور اس سے ہم آہنگی کی منصوبہ بندی میں برابر کے شراکت دار کے طور پر پہچانی جاتی ہیں، وہاں نقصانات کا احتمال بھی کم ہوتا ہے۔ پالیسی سازی میں مقامی کمیونٹی کی حقیقی شمولیت میں نہ صرف مشاورت ہوتی ہے بلکہ فیصلہ سازی، نفاذ اور حل کے انتظام میں فعال شمولیت بھی شامل ہوتی ہے۔ ایسے براہ راست کمیونٹی ایکشن کے ذریعے یا سرکاری ایجنسیوں، یونیورسٹیوں، این جی اوز اور دیگر اسٹیک ہولڈرز کے تعاون سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

پرائیویٹ سیکٹر، مقامی غیر سرکاری تنظیمیں، بین الاقوامی این جی اوز اور کمیونٹی کے اقدامات کے درمیان تعاون کو آسان بنانے کے لیے ادارہ جاتی تعاون ضروری ہے، اس طرح کمیونٹی کی قیادت کو تقویت ملتی ہے اور موسمیاتی تبدیلی سے نمٹنے کے لیے مقامی حل کو فعال کیا جاتا ہے۔

حاصلِ بحث

پاکستان ایک نازک موڑ پر کھڑا ہے، جو عالمی موسمیاتی تبدیلی کے شدید اور دوررس اثرات کا سامنا کر رہا ہے۔ دنیا کے سب سے زیادہ غیر محفوظ ممالک میں سے ایک کے طور پر، پاکستان سیلاب، خشک سالی، گرمی کی لہروں اور ساحلی کٹاؤ سے باقاعدگی سے متاثر ہو رہا ہے۔ موسمیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے آنے والی آفات مقامی برادریوں پر تباہ کن اثرات مرتب کرتی ہیں، جس سے زرعی زمینوں کو نقصان، پانی کی آلودگی اور معاش کی تباہی ہوتی ہے۔ اس کے اثرات جسمانی نقصان سے آگے بڑھ کر کمیونٹیز کو موسمیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے نقل مکانی پر مجبور کرتے ہیں کیونکہ وہ اپنے گھر کھو دیتے ہیں اور شدید مالی عدم استحکام کا سامنا کرتے ہیں۔

اس چیلنجنگ منظر نامے میں، کمیونٹی پر مبنی مقامی حل اور اقدامات نہ صرف فائدہ مند ہیں بلکہ یہ مدافعت پیدا کرنے اور کمیونٹیز کو تیزی سے بدلتے ہوئے ماحول کے مطابق ڈھالنے کے لیے ضروری ہیں۔ مقامی سطح پر موسم سے ہم آہنگی اور تبدیلیوں سے ہم آہنگی کی کوششیں سب سے زیادہ کمزور آبادیوں کو بااختیار بناتی ہیں کہ وہ موسمیاتی تبدیلی سے پیدا ہونے والے چیلنجز کا موثر طریقے سے سامنا کر سکیں۔ اس طرح ان کا بیرونی امداد پر انحصار کم ہو جائے گا اور مشکلات میں بھی اپنا وجود برقرار رکھنے کی صلاحیت میں اضافہ ہو گا۔ پاکستان میں نچلی سطح پر مدافعت کی صلاحیت بہت زیادہ ہے۔ تاہم، اس صلاحیت کو صرف ان ٹھوس کوششوں کے ذریعے ہی موثر کیا جا سکتا ہے جو نجی شعبے، غیر سرکاری تنظیموں (این جی اوز) اور بین الاقوامی تنظیموں کے تعاون سے کمیونٹی پر مبنی اقدامات کو مربوط کرتی ہیں۔ یہ تعاون مقامی حل کو بڑھانے، ضروری وسائل فراہم کرنے، اور اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ مدافعت پیدا کرنے کی کوششیں پائیدار اور موثر دونوں طرح سے اہم ہیں۔ بدقسمتی سے، پاکستان کی موسمیاتی تبدیلیوں سے متعلق پالیسیوں اور ہم آہنگی کے منصوبوں میں ایک اہم خلا باقی ہے۔ یہ فریم ورک بنیادی طور پر آفات کے بعد کے ردعمل کے بارے میں ہے تاہم اس میں آفت سے پہلے کی تیاری اور کمیونٹی کی فعال شمولیت پر ناکافی زور دیا جاتا ہے۔

اپنے لوگوں اور ماحول کی صحیح معنوں میں حفاظت کے لیے، پاکستان کو ایسی جامع پالیسیاں اپنانی ہوں گی جو فیصلہ سازی کے عمل میں مقامی کمیونٹی رہنماؤں کو فعال طور پر شامل کریں۔ یہ رہنما، جو اکثر بحران کے وقت سب سے پہلے جواب دہندگان ہوتے ہیں، کے پاس انمول مقامی علم ہوتا ہے اور وہ ایسے اقدامات کر سکتے ہیں جو ثقافتی طور پر متعلقہ اور سیاق و سباق کے لحاظ سے مناسب ہوں۔ نوجوان اور خواتین، خاص طور پر، اپنی برادریوں کے اندر تبدیلی کے ایجنٹ بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ مدافعت کو فروغ دینے کے لیے انہیں قیادت دینا بہت ضروری ہے، تاہم ان کی قیادت کرنے کی صلاحیت حکومت کی طرف سے مناسب مدد، تربیت اور مواقع حاصل کرنے پر منحصر ہے۔ تعلیم اور آگاہی ان کوششوں کی بنیاد ہے۔ نچلی سطح پر اقدامات کو فروغ دینے میں حکومت کا کردار اس بات کو یقینی بنانے سے شروع ہوتا ہے کہ کمیونٹیز موسمیاتی تبدیلی کے اسباب، اثرات اور ممکنہ حل کے بارے میں اچھی طرح سے آگاہ ہوں۔ اہلیت سازی کے پروگرام کمیونٹی لیڈروں کو مقامی اقدامات کو آگے بڑھانے کے لیے درکار مہارتوں اور علم سے آراستہ کرنے کے لیے ضروری ہیں۔ مزید برآں، کمیونٹیز، سرکاری ایجنسیوں، این جی اوز، اور بین الاقوامی شراکت داروں کے درمیان تعاون کو آسان بنانا ایک مضبوط سپورٹ سسٹم بنانے کے لیے بہت ضروری ہے جو ان اقدامات کو پھلنے پھولنے کے قابل بناتا ہے۔

پاکستان میں کمیونٹی کی قیادت کے کلچر کو فروغ دینا صرف موسمیاتی تبدیلیوں کے مقابلے کے لیے نہیں ہے بلکہ یہ کمیونٹیز کو ہر معاملے میں فیصلہ سازی کا حصہ بنانے کے بارے میں ہے تاکہ ان کو درپیش مسائل اور ان کے حل کے بارے میں ان کے طریقوں کو سمجھ کر ان کے ساتھ شراکت داری کو یقینی بنایا جا سکے۔ اس کے لیے مقامی سطح پر بااختیار بنانے اور شراکتی حکمرانی پر مضبوط زور دینے کے ساتھ، ردعمل سے فعال نقطہ نظر کی طرف تبدیلی کی ضرورت ہے۔ تعلیم، صلاحیت سازی، اور باہمی تعاون کے نیٹ ورکس میں سرمایہ کاری کر کے، پاکستان ایک مدافعت پر مشتمل مستقبل کی بنیاد رکھ سکتا ہے۔